رجسٹرڈ ڈایل نمبر ۷۰۶

ان بھر میں سکھوں اور آریوں میں تبلیغ اسلام کے اہم فرائض کو بجالانے والا اکیلا اخبار

یھدی اللہ لنورہ من یشاء

KHILAFAT LIBRARY

نور

جلد ۱۰ | ایڈیٹر شیخ محمد یوسف سابق سورن سنگھ وون | نمبر ۱۰

زینب

گزشتہ پرچہ میں اطلاع دی گئی تھی کہ سالانہ جلسہ ایسٹر کی چھٹیوں میں ہوگا۔ مگر اب فیصلہ ہوا ہے کہ بجائے ایسٹر کے ۱۵ و ۱۶ و ۱۷ مارچ ہولیوں کی تعطیلات میں ہوگا۔ یہ صحیح ہے کہ اندوں انسانی زندگی کی ہر ایک ضرورت شدید گراں ہے مگر دوستو! امتحان کا وقت بھی یہی ہے آریوں کے اجلاس ایک نہیں تین عین الفلوائز ایجار کے دنوں شدید گرانی کی حالت میں ایک ہی شہر لاہور میں تقریباً ایک ہی وقت میں کامیاب اور بارونق ہوتے ہیں تو دین صورت دین کو دنیا پر مقدم رکھنے والوں سے فرض کیا مطالبہ کرتا ہے۔ ہر ایک انسان اپنی ذمہ واری کو سمجھے اور اپنے حال و قال سے اس امر کو ثابت کردے کہ یہ شدید گرانی کا سوال دینداروں کے سامنے کوئی روک پیدا نہیں کرسکتا۔ دریا کی روانی کے سامنے خس و خاشاک کا ٹھیرنا آسان مگر دینداروں کے سامنے دنیا کا ٹھیرنا مشکل۔ نور کو توقع رکھنی چاہیئے کہ یہ ہمارا دینی اجتماع پہلے سے بھی زیادہ رونق اور کامیابی سے ہوگا۔ میں اپنے ۱۵ مارچ کے اخبار میں انشاء اللہ تعالیٰ اس پر مفصل مضمون لکھنے کا ارادہ رکھتا ہوں +

حضرت خلیفۃ المسیح چند دنوں کے لئے لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ دوست دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس پاک وجود کو جلد خیر و عافیت سے قادیان واپس لائے کیونکہ بدوں حضرت کی ذات کے قادیان ایسا ہے کہ جس طرح موسم بہار بغیر گلزار کے +

یہ خبر خوشی سے سنی جائیگی کہ نور کے قابل قدر نامہ نگار جناب مولوی محمد محفوظ الحق صاحب علمی جنکا مضمون اس اخبار کے صفحہ ۳ و ۴ کو مزین کر رہا ہے کا نکاح جناب شیخ عبدالرحیم صاحب کی لڑکی زینب کے ساتھ چار صد روپیہ حق مہر پر ہوا۔ نور کے ناظرین درد دل سے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے مبارک کرے اور صالح اولاد پیدا ہو۔ آمین +

ہمارے بھائی منشی غلام حیدر صاحب پٹواری کے ہاں اللہ تعالیٰ نے فرزند ارجمند عطا فرمایا حضرت خلیفۃ المسیح نے عبدالقادر نام رکھا۔ اللہ تعالیٰ اس بچہ کی عمر دراز کرے اور دین کا خادم بناوے۔ آمین +

جناب چوہدری عبدالحکیم خانصاحب پنشنر سب انسپکٹر سا چور کا لڑکا عبدالکریم ڈیڑھ سال کی عمر میں اپنے مولا سے جا ملا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جناب چوہدری صاحب کو صبر جمیل اور نعم البدل عطا فرماوے +

اللہ تعالیٰ اجر عظیم عطا فرماوے حسین خانصاحب احمدی نمبردار کو جنہوں نے چار کنال زمین احمدیوں کے قبرستان کے لئے وقف کی جس میں مرحوم کو دفن کیا گیا +

بعض دوست اپنے تبدیل پتہ کی قطعاً اطلاع نہیں دیتے اور بعد میں شکایت کرتے ہیں کہ نور وقت پر نہیں پہنچتا۔ ایسے دوستوں کو یاد رکھنا چاہیئے کہ عملہ نور عالم الغیب نہیں ہے۔ جبتک آپ اطلاع نہ دیں۔ پتہ کیسے تبدیل ہو اور وقت پر پرچہ کیسے پہنچے +

اعانت فنڈ میزان سابقہ ۳۔ ۴۷۔ ۴ روپے۔ اور اس ہفتہ میں جناب نواب محمد عبدالرحمن خان صاحب نے مبلغ روپیہ نور کے اعانت فنڈ میں عطا فرمائے۔ اور جناب نواب صاحب مکرم نے اور اعانت کرنیکے لئے وعدہ فرمایا ہے جزاک اللہ احسن الجزاء۔ میزان کل ۳۔ ۴۵۔ ۴۔ اور نور کے بقائے کے لئے ۵۴۷ کی اور اشد ضرورت ہے جو ۴۲ احباب کرام کی توجہ ۳۔ ۴۵۴ جمع کرسکتی ہے تو باقی ۳۱۸ احباب کرام کی توجہ کیا کچھ نہیں کرسکتی۔ صرف تھوڑی سی توجہ کی ضرورت ہے نور جیسا مجاہد پرچہ اس آڑے وقت میں دوستوں کی نظر کرم کا خصوصیت سے محتاج ہے۔ نور کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی فرماتے ہیں:-

"کام کرنیوالوں کی اعانت ہر ایک احمدی کا فرض ہے اسمیں کوئی شک نہیں۔ کہ نور اپنا کام خوب اچھی طرح سے کر رہا ہے میں امید کرتا ہوں کہ ہماری جماعت اپنی فرض شناسی سے غافل نہیں رہیگی اور ہر ایک احمدی نور کی اعانت کو اپنا فرض خیال کریگا۔ سردست میں بھی پانچ خریداروں کی قیمت اپنے ذمہ لیتا ہوں"

حضرت کا ارشاد صاف ہے۔ دوستو! اپنے فرض کو پہچانو۔ غیر کیا کہینگے

(شیخ محمد نصیب کے اہتمام سے قادیان میگزین پریس میں چھپکر شیخ محمد یوسف کے لئے شائع ہوا)

۱۹۰۴ء کی باہمتی ۱۹۱۹ء کے دسترخوان پر

KHILAFAT LIBRARY

خاص آدمی طاعون سے محفوظ رہتے ہیں

۲۷۔ فروری ۱۹۰۴ء بعد از نماز مغرب فرمایا۔ احادیث پر نظر کرنے سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ بعض صحابہ اور ان کی اولاد بھی طاعون سے فوت ہوئے تھے اور یہ بھی حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ مومن کے لئے اس سے موت شہادت ہے اور اس کو رجزٌ من السماء بھی کہا گیا ہے۔ پس جس حالت میں صحابہ کرام بھی اس میں مبتلا ہوئے تو اب یہ شک تو نہیں ہو سکتا کہ وہ نعوذ باللہ مومن نہ تھے پس معلوم ہوا کہ مومن کے لئے طاعون سے مرجانا حرج تو نہیں ہے لیکن جہاں خدا تعالیٰ کو کوئی نشان دکھانا ہو تو اس مقام یا انسان کے لئے ایک روک ڈال دیجاتی ہے۔ مثلاً تمام امراض تو جیسے عام انسانوں کو ہوتے ہیں۔ نبیوں کو بھی ہوتے ہیں تاہم خاص خاص امراض سے انکی ذات کو محفوظ رکھا جاتا ہے ؛

صحابیؓ کوئی بہرہ نہ تھا یہ نکتہ قابلِ یاد ہے

حضرت حکیم نورالدین صاحب نے عرض کی کہ صحابہ کرام کی تعداد ایک لاکھ کئی ہزار تھی مگر ان میں سے ایک بھی بہرہ نہ تھا۔ ہاں اندھے تھے۔ اسپر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ کان اصل میں بڑی شے ہے آنکھ نہ ہو تو بھی گذارہ ہو جاتا ہے لیکن کان کے نہ ہونے سے بہت ہی مشکلات پیش آتے ہیں اس وقت وحی الٰہی سُننے کی ضرورت تھی ؛

خدا کا تواب اور غفار ہونا انسان کے لئے غنیمت ہے

اللہ تعالیٰ میں یہ صفت مومن کے لئے بہت ہی مفید ہے کہ توبہ اور استغفار سے ان کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگر یہ صفت نہ ہوتی تو پھر انسان کی بالکل تباہی ہو جاتی یہ بہت ہی بڑی صفت ہے کہ اسکی بارگاہ میں سچی توبہ کر نیسے انسان بالکل معصوم ہو جاتا ہے گویا اس نے کبھی کوئی گناہ کیا ہی نہ تھا سچی توبہ کے بعد چاہیئے کہ اپنا معاملہ اللہ تعالیٰ سے صاف رکھے تاکہ کوئی حزن اور غم اُس کے نزدیک نہ بھٹکے کیونکہ اس سے انسان ولی بنجاتا ہے ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون۔ یہ کس قدر خدا کا فضل ہے کہ خدا ان کو اپنا ولی کہتا ہے حالانکہ وہ عاجز انسان ہے خدا کی ولایت کے یہ معنے نہیں ہیں کہ اس کو کوئی ایسی احتیاج ہے جیسے ایک انسان کو دوست کی ہوتی ہے یا ٹھوکر کھا کر خدا کسی کو اپنا دوست بنا لیتا ہے بلکہ اس کے معنے فضل اور عنایت سے کسی کو اپنا بنا لینا ہے اور اس سے اس شخص کو فایدہ پہنچتا ہے نہ کہ خدا کو۔ خدا تعالےٰ جب کسی کو اپنا ولی بناتا ہے تو ہزاروں گناہ اور امراض سے اُسے بچاتا ہے نہ صرف اس کو بلکہ اس کے اہل وعیال کا بھی کفیل ہو جاتا ہے اور یہ ہی نہیں بلکہ جن مکانوں اور زمینوں میں وہ رہتے ہیں ان میں ایک برکت دیجاتی ہے اور ان کے کپڑوں میں برکت دی جاتی ہے صرف ولی بننا اور ولایت کو سمجھنا ہی مشکل ہے کیونکہ ایک انسان دوسرے انسان کو دھوکہ یا خوشامد سے اس کا دوست ثابت کر سکتا ہے لیکن خدا تعالےٰ سے دھوکہ نہیں چل سکتا وہ خوب جانتا ہے کہ ہر ایک کا اندرونہ کیسا ہے اور ہر ایک کے جوہر پر اللہ تعالےٰ کا اصطفا اور اجتبا ہوتا ہے ممکن ہے کہ سابقہ زندگی میں کسی سے صغائر یا کبائر سرزد ہوئے ہوں لیکن سچے تعلق اور صاف معاملہ پر کل گناہ بخش دیتا ہے حتّٰی کہ اُسے یاد تک نہیں دلاتا کہ تجھ سے یہ گناہ سرزد ہوئے ہیں نہ اس کو کہیں شرمندہ ہونے دیتا ہے یہ خدا تعالےٰ کا کس قدر احسان اور فضل ہے ؛

تمام برکات انسان کو صفائی سے حاصل ہوتے ہیں اسکے یہ معنے ہیں کہ خدا کی نظر میں وہ صاف ثابت ہو اور خدا ہی اس کا مقصود ہو جیسے خدا تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کا قصہ اور دوسرے انبیاء کے حالات بیان کئے ہیں۔ غرضیکہ اسی طرح سے انسان برگزیدہ ہو جاتا ہے کہ جب اس میں ضد اور نفسانیت نہ پائی جاوے۔ تب خدا اُسے لعنتی موت سے محفوظ رکھتا ہے اور کامل تعلق پر اسکی سب مرادیں پوری کر دیتا ہے ؛

وہ قادر بھی ہے اور کریم بھی اور اپنی ہر دو صفات سے وہ ہر ایک کی حاجت روائی کرتا ہے اگر یہ دونوں صفات اس میں نہوں تو پھر کچھ بھی نہو۔ مثلاً ایک شخص کریم یعنی سخی تو ہے لیکن اسکے پاس مال نہیں ہے کہ کسی کو دے تو وہ کیا دیگا یا ایک شخص مالدار تو ہے مگر فیاض نہیں ہے بخیل ہے تو وہ بھی کسی کو کچھ نہ دے گا خدا تعالےٰ میں اسی لئے دونوں باتیں ہیں کہ قادر بھی ہے اور کریم بھی۔ اور اسی لئے اس کا وجود بہت مفید اور بابرکت ہے۔ سرمد کا شعر اس موقعہ پر کیا خوب چسپان ہے۔ ؎

سرمد گلہ اختیار بیبا مد کرد ۔ یک کار ازیں دو کار بیباید کرد
یا تن بہ رضائے دوست بیباید دلو۔ یا قطع نظر ز یار مے باید کرد

اگر ایک شخص بیمار ہو اور طبیب کی پوری اطاعت نہ کرے تو اُسے کچھ فائدہ حاصل نہو گا ایک عارضہ دور ہو گا تو دوسرا لگ جاوے گا۔ یہی آفتیں اور قصور ہیں جن میں دنیا مبتلا ہے۔ ان سے پناہ مانگ کر پورے طور پر خدا کا ہو جانا چاہیئے پنجابی میں کیا خوب کہا ہے :۔

جے توں میرا ہو رہیں سب جگ تیرا ہو

بہت لوگ ہیں جو کہتے ہیں کہ کیا ہم مسلمان نہیں ہیں کیا کلمہ نہیں پڑھتے وہ لوگ اصل میں حقیقت سے بے خبر ہیں نماز اس کا نام نہیں ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ نماز اور کلمہ میں برکات ضرور ہیں مگر ان کو وہی پڑھتا اور سمجھتا ہے جنکو خدا پڑھاوے رسم اور عادت کے طور پر بجالانے سے کچھ نہیں بنتا۔ نماز وہ ہوتی ہے جس میں خدا سے پیوند ہو اور انسان جان لے کہ میرے اندر تبدیلی واقع ہوئی ہے اور اُسے خبر ہو کہ چند گذشتہ سالوں میں جو کچھ میں تھا اب وہ نہیں ہوں ابدال ایسے ہی لوگوں کا نام ہوتا ہے جو اپنے اندر تبدیلی کریں حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ جنت میں مومنین کے حالات بدلتے رہیں گے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ نے مومنوں سے دو جنت کا وعدہ کیا ہے ایک دُنیا کی اور ایک آخرت کی پس جب کہ مومن کی حالت جنّت میں بدلتی رہے گی تو اس دُنیا میں بھی جو جنت اُسے ملتی ہے اس میں تبدیلی اس کی حالت کی ہوتی رہنی چاہیئے اسی لئے اسے ایک رعب دیا جاتا ہے اور نفس امارہ کے جذبات سے روکا جاتا ہے جیسے خدا تعالےٰ نے ابراہیم علیہ السلام کے لئے آگ کو بردًا و سلامًا کر دیا ایسے ہی اسکے لئے کہا جاتا ہے کہ تطہیر کامل ہو جاوے جب تک تبدیلی محسوس نکرے تب تک خطرہ ہی خطرہ ہے ؛

ہر ایک کام خدا کے لئے ہونا چاہیئے

دنیا کے ساتھ دین جمع نہیں ہو سکتا۔ دیکھو ایک شخص جائداد پیدا کرتا ہے باغ باغیچہ لگاتا ہے بڑی بڑی عمارتیں بناتا ہے اور پھر اولاد کی طلب صرف اس لئے کرتا ہے کہ کوئی ان چیزوں کا وارث ہو۔ اس کمبخت کو اتنی خبر نہیں کہ تیری اپنی زندگی جب ختم ہو چکی اور تو مر گیا تیرا قصہ تو دُنیا سے فیصلہ ہو گیا خواہ کچھ ہی تو تو واپس نہیں آسکتا۔ قرآن شریف سے ثابت ہے کہ نہ مومن مر کر جنت سے واپس آتے ہیں اور نہ کافر دوزخ سے ؛

بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

صداقت الاسلام

بانیٔ آریہ سماج کے شبہات کا قلع قمع

نمبر ۲

(از ندرت قلم جناب مولوی محفوظ الحق صاحب علیمی)

KHILAFAT LIBRARY

سب تعریف واسطے اللہ کے جو پروردگار عالموں کا بخشش کرنے والا مہربان ہے :-

آریہ - اگر قرآن کا خدا دنیا کا پروردگار ہوتا اور سب پر بخشش اور رحم کرتا - تو دوسرے مذہب والوں اور حیوانات وغیرہ کو بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے قتل کرانے کا حکم نہ دیتا

مسلم - خدا تعالےٰ بے شک پروردگار اور سب پر بخشش ورحم کرنے والا ہے جبھی تو جانوروں کو بھی ترقی وعروج وشرف بخشنے کے لئے یہ قانون مقرر فرمایا کہ انسان ان کے اجزاء کو استعمال کر کے انھیں مرتبہ شرف انسان تک پہنچائیں - دوسرے مذہب والوں کو مسلمانوں کے ہاتھ قتل کرانے کے متعلق جو کہتے ہو یہ غلطی ہے مسلمان ہرگز کسی پر ہاتھ نہیں اٹھاتے ہیں جب تک وہ مخالف کے ہاتھ سے تنگ نہ آجائیں اور خطرہ کے وقت مدافعت کرنا تو کسی عقلمند کے نزدیک قابل اعتراض بات نہیں ہے

(۱) اُذِنَ لِلَّذِیْنَ یقاتلون بانھم ظلموا و ان اللہ علی نصرھم لقدیر ۔ (۲) وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا ان اللہ لا یحب المعتدین (۳) فمن اعتدیٰ علیکم فاعتدوا علیہ بمثل ما اعتدیٰ علیکم + آیات مذکورہ میں یہی فرمایا گیا ہے کہ مسلمان دوسرے مذہب والوں کو ہرگز قتل نہ کریں - ہاں اگر دوسرے مذہب والے بالکل سر پر چڑھ آئیں - اور خون کے پیاسے - جان کے لیوا بن جائیں تو مسلمان اپنی جان کی حفاظت کے لئے مدافعت کریں - اس صاف اور انصاف پر مبنی حکم پر اعتراض کرنا چاند پر تھوکنا نہیں تو اور کیا ہے +

آریہ - اگر معاف کرنے والا ہے تو کیا گنہگاروں پر بھی رحم کرے گا +

مسلم - خدا کو دیالو کرپالو تو تم بھی مانتے ہو - اگر وہ گنہگاروں پر رحم نہ کرے تو نجات کا عقیدہ ایک خواب بے تعبیر سے زیادہ کچھ نہ رہے - کیونکہ بجز چند مخصوص بلکہ اخص الخاص لوگوں کی کمزوریاں عام لوگوں سے سرزد ہو ہی جاتی ہیں پھر اگر وہ درگذر نہ کرے تو لوگوں کا کیا حشر ہو تم خود سمجھ لو - دوسرے ایک دنیاوی بادشاہ اور حاکم مرحمت خسروانہ کے طور پر لوگوں کے بعض قصور معاف کر سکے - مگر خدا مالک کل اور قادر مطلق ہو کر کیا اتنی بھی طاقت نہیں رکھتا کہ اپنی مخلوق کی کمزوریاں معاف کر دے +

(۱) غافر الذنب قابل التوب شدید العقاب (۲) وانی غفار لمن تاب وآمن (۳) یغفر لمن یشاء ویعذب من یشاء - (۴) ان اللہ غفور رحیم + ان آیات میں خدا تعالےٰ نے بخشش اور رحم اپنی صفت بتائی ہے لیکن یہ بھی یاد رکھنے کے قابل امر ہے کہ خدا تعالےٰ شدید العقاب اور بد عملی کی سزا دینے والا بھی ہے - پس نہ اس کی رحمت سے منکر اور ناامید ہو کر اپنی نجات سے مایوس ہونا چاہیئے اور نہ بے خوف ہو کر گناہوں میں گرنا چاہیئے بلکہ خوف ورجا کے درمیان رہنا چاہیئے - یہی اسلام کی تعلیم ہے جس پر کوئی سلیم الفطرۃ منصف حرف نہیں رکھ سکتا +

آریہ - اور اگر کرے گا تو آگے ذکر آئے گا کہ کافروں کو قتل کرو - یعنی جو قرآن اور پیغمبر کو نہ مانیں وے کافر ہیں ایسا کیوں کہتا - اس لئے قرآن خدا کا کلام ثابت نہیں ہوتا

مسلم - کافروں کو یونہی مارنے کا حکم قرآن میں نہیں ہاں جو مسلمانوں سے لڑیں تو مسلمان بھی انکی مدافعت کریں - اسی قانون کے ذریعہ دنیا میں خیریت ہے ورنہ اگر مدافعت بھی نہ کی جائے تو نظام عالم میں عظیم الشان خلل پڑ جائے - اس مسلمہ قاعدہ پر اعتراض کرنا انصاف کا خون کرنا ہے - پھر ذرا مہربانی کر کے ستیارتھ پرکاش دیکھئے جس میں لکھا ہے کہ "اور جو رورعایت سے پر بے انصافی کا رویہ دروغگوئی وغیرہ ایشور کی حکم عدولی یعنے ویدوں کے خلاف ہے اس کو ادھرم مانتا ہوں" صـ ۴۴۷

اسی ستیارتھ پرکاش میں یہ بھی ہے "اور ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ - نہایت طاقتور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اس کی بربادی - تنزل اور تخریب ہمیشہ کیا کرے" صـ ۴۴۷

ان دونوں حوالوں کا واضح نتیجہ یہی ہے کہ جو وید کو نہ مانے وہ آدھرمی اور آدھرمی عمدہ صفات رکھنے کے ساتھ بھی بربادی تنزل تخریب کا مستحق ہے یعنی جو ویدوں کو نہ مانے چاہے کتنا ہی قابل ولائق ہو ویدک دھرم کے شیدائی اسکی بربادی تنزل - تخریب میں ہمیشہ کوشش کیا کریں - کیا یہ صریح زیادتی نہیں - اور کیا ناواجب اور حد سے بڑھی ہوئی سختی کا ثبوت اس سے زیادہ اور ہو سکتا ہے - اپنی آنکھ کا شہتیر نہ دیکھنا اور دوسرے کے تنکے پر انگشت نمائی کرنا الٹی گنگا بہنے کی مصداق ہے - ؎

سماجی دوستو! انصاف سے کہنا خدا لگتی
تمہیں تقصیر اس بت کی ہے یا میری خطا لگتی

اور سنئے - ستیارتھ پرکاش صـ ۳۴۲ پر یہ زبردست حکم موجود ہے "وید کا نہ ماننے والا ناستک (ملحد) ہے جو ذات سے خارج ہونا چاہیئے" صـ ۶۱ پر لکھا ہے کہ ایسے کو "ملک سے نکال دینا چاہیئے"

پس اول اپنے ہی گریبان میں منہ ڈال کر دیکھو +

خداوندِ دن انصاف کا تجھ ہی کو عبادت کرتے ہیں اور تجھ ہی سے مدد چاہتے ہیں ہم دکھا ہم کو سیدھا راستہ +

آریہ - کیا خدا ہمیشہ انصاف نہیں کرتا - کسی خاص دن انصاف کرتا ہے یہ تو اندھیر کی بات ہے +

مسلم - انصاف کا لفظ کہاں سے نکال لیا اگر یوم الدین کا ترجمہ انصاف کا دن کیا ہے تو یاد رہے کہ یہ غلط ہے کیونکہ الدین کے معنے جزا اور بدلہ کے ہیں - مطلب یہ کہ خدا بدلہ کے دن کا مالک ہے یعنی جو کوئی نیک کام کرتا ہے جس وقت اس کا بدلہ ملتا ہی وہ خدا ہی کے دینے سے ملتا ہے اس طرح ہر جزا کے دن کا وہ ہی مالک ہے - اسی کے قریب قریب مضمون ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۳۳ پر موجود ہے - جس کا عنوان یہ ہے کہ :-

اچھے برے کام کرنیکے وقت جو دل میں خوشی ہوتی ہے وہ پرماتما کی طرف سے ہے - پھر قرآن شریف میں صاف طور سے مذکور ہے کہ خدا ہر چیز کا مالک اور سب اسی کا ہے چنانچہ فرمایا :-

(۱) وللہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض - (۲) والارض جمیعاً قبضہ والسمٰوٰت مطویات بیمینہ (۳) ان کل من فی السمٰوٰت والارض الا اٰتی الرحمن عبداً (۴) ما من دابۃ الا ھو اٰخذ بنا صیتھا (۵) ولہ ما فی السمٰوٰت وما فی الارض (۶) وکل شیٔ عندہ بمقدار - ان آیات میں نہایت وضاحت سے یہ فرمایا گیا ہے کہ ہر چیز خدا ہی کی ہے اور وہ سب کا مالک - اسی ضمن میں روز جزا کا بھی مالک ہے - جس کا ذکر اس آیت سورۃ فاتحہ میں ہے

جب وہ ہر چیز کا مالک ہے تو روزِ جزا کا بھی مالک ہے پھر اعتراض کیا ہے یہاں یہ تو نہیں ہے کہ وہ فقط روز جزا کا ہی مالک ہے۔ اور کسی چیز کا نہیں معترض نے غلط فہمی سے دراصل اپنی بنائی ہوئی بات پر اعتراض کیا ہے +

آریہ۔ اللہ کی عبادت کرنا اور اسی سے مدد چاہنا تو ٹھیک ہے +

مُسلم۔ آخر قرآن کی اتنی خوبی کا اقرار تو کیا اور ایسی ہی زبردست پاک تعلیم سے متاثر ہو کر آریوں نے بُت پرستی سے کنارہ کشی کی ہے +

آریہ۔ لیکن کیا بُری بات میں بھی مدد کا چاہنا درست ہے +

مُسلم۔ نہیں ہرگز درست نہیں۔ نیز خدا تعالےٰ بُری بات میں مدد دیتا ہی نہیں کیونکہ وہ خود ارشاد فرماتا ہے۔ بل نقذف بالحق علی الباطل فیدمغہ فاذا ھو زاھق ولکم الویل مما تصفون۔ اپنے بندوں کو صرف نیکی کی مدد کا حکم دیتا ہے بُرائی میں مدد دینے سے روکتا ہے۔ تعاونوا علی البر والتقویٰ ولا تعاونوا علی الاثم والعدوان۔ پس الحمد میں مدد چاہنے کا سوال بھی نیک ہی کاموں پر ہے۔ معترض تدبر سے کام لیتا تو یہ نتیجہ نہ نکالتا +

آریہ۔ اور سیدھا راستہ کیا صرف مسلمانوں ہی کا ہے یا دوسروں کا بھی +

مُسلم۔ بے شک سیدھا راستہ مسلمانوں کا اور صرف مسلمانوں کا ہے +

ان الدین عند اللہ الاسلام۔ اور جن لوگوں میں کچھ سیدھا پن ہے یقین سمجھو کہ وہ اسلام کی موافقت ہی کے سبب ہے اسکی فہم کی آسان تدبیر یہ ہے کہ تمام خوبیوں کی ایک فہرست تیار کرو سیدھے راستہ کا ایک معیار قائم کرو۔ پھر اسلام والوں کا صحیح راستہ پیش نظر رکھو اور اُسے دیکھو تو بالیقین اسی نتیجہ پر پہنچو گے کہ اسلام ہی سیدھا راستہ ہے اور بالضرور یوں کہہ اُٹھو گے ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

آریہ۔ اگر اچھی باتیں سب کی یکساں ہیں تو پھر مسلمانوں میں خصوصیت کچھ نہ رہی۔ اور اگر دوسروں کی اچھی باتیں نہیں مانتے تو متعصب ہیں +

مُسلم۔ مسلمانوں میں خصوصیت یہ ہے کہ تمام اچھی باتیں انکے خدا نے رسول برحق کے ذریعہ قرآن و حدیث میں واضح کرا دیں ہیں مسلمان نیک باتیں حاصل کرنے میں کسی اور کے محتاج نہیں وہ ہر ہدایت کی دولت کے دھنی ہیں۔ رہا۔ دوسروں کی بات ماننا۔ سو یاد رکھئے کہ جب سب اچھی باتیں ہمارے گھر موجود ہیں تو پھر دوسروں کا ہاتھ تکنے کی ضرورت کیا ہے۔ اگر کسی کے پاس کوئی ایسی اچھی بات ہے جو ہمارے پاس موجود نہیں تو پیش کرے ؎

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے
مگر یاد رہے تا قیامت کسی معترض سے یہ بات بن نہ آئیگی
ولو کان بعضنا لبعض ظھیرًا +

KHILAFAT LIBRARY

علیگڈھ کالج کی قابلِ رحم حالت

یہ امر خاص رنج اور افسوس سے سُنا جائے گا کہ ہندوستان بھر کے مسلمانوں کا مایہ ناز علیگڈھ کالج جو کسی زمانہ میں مسلم یونیورسٹی بننے کا افتخار حاصل کرنیوالا تھا۔ آج اسکی حالت روبہ تنزل ہے۔ اور کالج و سکول کے طلباء میں غیر معمولی کمی واقعہ ہو رہی ہے۔ چنانچہ ایک ہمعصر لکھتا ہے کہ "سنہ ۱۹۱۵ء میں ۶۶۵ بورڈر تھے جو کم ہوتے ہوتے سنہ ۱۹۱۸ء میں ۴۵۵ رہ گئے سنوں میں سب سے زیادہ تعداد طلباء کی سنہ ۱۴-۱۹۱۳ء میں ۳۶۰ تھی۔ جو سنہ ۱۹۱۷-۱۸ء تک ۱۹۲ رہ گئی۔ ایک زمانہ تھا کہ کالج اور سکول میں بورڈروں کی درخواستیں بوجہ عدم گنجائش نامنظور کی جاتی تھیں۔ اور یا اب یہ زمانہ آیا ہے کہ کمی تعداد طلبا کی وجہ سے کالج کے دو بورڈنگ ہاؤس بند کرنے پڑے ہیں۔ افسوس صد افسوس!!!

خدا کرے کہ ہم مسلمان اور نہیں تو کم از کم اپنی ہمسایہ اقوام سے ہی کچھ سبق حاصل کرنے کی کوشش کریں۔ آریوں۔ برہموں اور سناتنیوں کی طرف نظر دوڑا کر دیکھو کہ لاہور میں ان کے کالج کس شان و شوکت سے چل رہے ہیں۔ حالانکہ انکی تعداد اور مالی وسائل مسلمانوں کی نسبت کوئی خاص امتیاز نہیں رکھتے۔ پھر کیا وجہ کہ وہ کامیابی کیطرف جا رہے ہیں۔ اور ہمارا قدم ترقی معکوس کیطرف اُٹھ رہا ہے۔ یہ کیوں پہلے اس راز کا پتہ لگانا چاہیئے۔ بات صاف ہے کہ زندگی قائم رکھنے کے لئے اپنے پاؤں پر کھڑے ہونے کی ضرورت ہے۔ دوسروں کے سہارا پر کوئی کب تک کھڑا رہ سکتا ہے۔ جس کا قیام دوسرے کے سہارا پر ہے اُسکی آج بھی خیر نہیں اور کل بھی خیر نہیں +

مسلمانو! یہ ایک ہمعصر کا فقرہ ہے آہ! افسوس! آج تم ایسے ہو گئے ہو کہ تمہیں اپنے بھلے برے کا بھی احساس نہیں رہا۔ تمہاری حالت ایسی ہو گئی ہے کہ تم اپنے بھلے برے کا بھی احساس نہیں رکھتے۔ تمہاری حالت ایسی ہو گئی ہے کہ تم اپنے بھلے برے کا بھی احساس نہیں رکھتے۔ تمہاری حالت ایسی ہو گئی ہے کہ تم اپنے بھلے برے کا بھی احساس نہیں رکھتے۔

سکھوں اور ستگوروں کے متعلق سناتنی پوپوں کے خیالات

یہ میٹنگ دیگر انائل گزٹ اپنے ۴ فروری کے اشو کے صفحہ ۷ کالم اوّل میں لکھتا ہے کہ:-

خیرات خورے پوپوں کی طرف سے ستگوروں سکھوں اور سکھ دھرم کی مخالفت کوئی اچنبھا نہیں ہے انہی میں سے بعض تفتیقی پوپوں نے مسلمانوں کو بھڑکا کر ہمارے ستگور اور دھرم سروپ بے گناہ صاحبزادوں کو مسلمان نہ بننے کے جرم میں قتل کرایا۔ سکھوں اور ستگوروں کے خلاف مقدمات قائم کئے اور اپنی طرف سے انہیں نقصان پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا +

آج سے چند سال قبل گوردوارہ صاحبان کی تکالیف اور مصائب و الام کے لئے کلیتاً مسلمانوں کو ذمہ دار قرار دیا جاتا تھا۔ مگر خاکسار ایڈیٹر نور کی مسلسل کوشش سے آخر سکھ لیڈر کم از کم اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے مجبور ہوا ہے کہ مسلمانوں سے زیادہ ہندوؤں کے بھڑکانے سے سکھ گوروؤں کو تکالیف دی گئیں بیشک آپکے زاویہ نگاہ اور آپکے تجربہ کے لحاظ سے نگاہ میں زمین و آسمان

قوت کی منیجر دوائی

KHILAFAT LIBRARY

کا وقت ہے۔ اور اگر ہمارے سکھ دوست ذرا اور ٹھنڈے دل سے غور کرینگے تو یقیناً وہ اس خیال پر پہنچیں گے کہ مسلمانوں کے تعلقات سکھ گوروؤں کے ساتھ ہمیشہ دوستانہ بلکہ اس سے بھی بڑھ کر مخلص دوستانہ رہے ہیں۔ واجب الاحترام گورو رامداس صاحب کو ۴۸ ہزار بیگہ اراضی کس نے دی اکبر نے وہ کون تھا مسلمان:۔

جب واجب الاحترام گورو ارجن دیو جی مہاراج نے ڈبی بازار میں باولی صاحب بنانی شروع کی۔ تو رخنہ کس نے ڈالا۔ پرتھی چند سوڈھی اور دیوان چندو لال۔ مگر دل کھولکر مدد کس نے دی حسن خان نے۔ حسن خان کو تھا مسلمان۔ تو جب پرتھی چند اور چندو لال کی سازشوں سے گورو گوبند صاحب کو حد سے زیادہ تکالیف اور مصائب میں گذرنا پڑا اور ان کی کمینہ سازشوں سے گورو صاحب مکرم کو گوالیار کے قلعہ میں نظر بند ہونا پڑا۔ تو گورو صاحب کو نظر بندی سے رہائی کس نے دلائی۔ حضرت میانمیر صاحب۔ اور حضرت جلال الدین صاحب سجادہ نشین حضرت نظام الدین اولیاء نے۔ آپ کون تھے مسلمان۔

چندو لال جیسا بے رحم شخص جو ہر وقت گورو صاحبان کے درپے آزار رہتا تھا کی جائیداد کس نے ضبط کی شاہ وقت نے۔ اور ایسے پاپی کو سکھوں کے حوالہ کس نے کیا شاہ وقت نے۔ وہ کون تھا جہانگیر۔ جہانگیر کون تھا مسلمان ✣

جب گورو ہرگوبند صاحب کے چچازاد بھائی مہربان نے گدی کا دعویٰ کیا۔ اور اس وقت چندو لال کے لڑکے نے بھی اس کے ساتھ مل کر گورو صاحب پر مصائب کا پہاڑ گرانا چاہا تو شاہجہان کی عدالت میں کس کی اعانت اور خیر خواہی سے مقدمات خارج ہوئے۔ محض وزیر خان کی مدد سے۔ وزیر خان کون تھا مسلمان ✣

اور پھر جب گورو گوبند صاحب کے صاحبزادوں کو عدالت سرہند میں گنگو برہمن کی سازش سے پیش کیا گیا تو اس وقت بچوں کے حق میں کس نے اپنی آواز کو بلند کیا۔ نواب شیر محمد خان والئے مالیر کوٹلہ وہ کون تھے مسلمان۔

مگر گورو صاحب کے بچوں کو جان سے مار ڈالنے کے لئے کس نے دباؤ ڈالا۔ گنگو برہمن اور دیوان سچانند

جب گورو صاحب پہاڑی راجاؤں سے لڑ رہے تھے اس وقت آپ کیطرف سے کون ہو کر لڑا۔ سید بڈھن شاہ جس کا ایک لڑکا بھی اس لڑائی میں کام آیا

وہ کون تھا مسلمان۔ پھر جب گورو صاحب ماچھی واڑہ میں پہنچے تو کن لوگوں نے گورو صاحب کو پناہ دی۔ غنی اور غنی خان پٹھان نے اور پھر گورو صاحب کی پالکی کو کندھوں پر کس نے اٹھایا غنی اور غنی خان نے وہ کون تھے مسلمان۔ مگر افسوس کہ اب یہ کہا جاتا ہے کہ مسلمانوں نے ہندوؤں کے کہنے سے گورو صاحبان کے ساتھ برا سلوک کیا۔ یہ کس بے دردی کے ساتھ انصاف کا خون کیا جا رہا ہے۔ ہماری خواہش ہے کہ سکھ دوست اپنی کتابوں کو پڑھیں اور یہ مسلمانوں کو اپنا دوست سمجھیں جس طرح کہ مسلمان شروع سے ہی سکھوں کو اپنا دوست سمجھتے آئے ہیں ✣

سناتنیوں کا جواب

لائل گزٹ کے مذکورہ بالا نوٹ کا سناتن دھرم پرچارک امرت سر جواب دیتا ہے جسے لائل گزٹ نے بھی اپنے ۲ فروری کے اشو میں درج کیا ہے:۔

انصاف یہ بتلاتا ہے کہ مسلمانوں کے عہد میں بھی گورو صاحبان نے کوئی خدمت ہندو قوم کی نہیں کی ہے محض ہندوؤں کو اپنا چیلا بنانے کے لئے انھیں اپنے آپ کو ہندوانہ خیالات کا پرچارک بنانا پڑا۔ اس بات کو لیکر یہ کہا جائے گا کہ گورو صاحبان میں بذات خود کوئی ایسی طاقت نہیں تھی کہ جس کے اثر سے ان کا پنتھ قائم ہوتا۔ بلکہ یہ ایک چال بن جائیگی جس کے ذریعہ سے لاکھوں ہندو سکھ پنتھ میں داخل ہو سکینگے"

اب دیکھیں لائل گزٹ یا دوسرے سکھ اخبارات اس کا کیا جواب دیتے ہیں ✣

دو متضاد انداز

صوبجات متحدہ امریکہ کی ۳۶ ریاستوں کے متفق ہو جانے پر وہاں شراب کی ساخت فروخت اور خرید کو مجرم قرار دینے کا قانون پاس ہو گیا ہے تدریجی بندش ایک سال تک قطعی بندش میں بدل جائے گی۔ اور خلاف ورزی پر سخت سزا ملیگی اس کے مقابل ۱۵ کروڑ آبادی رکھنے والے ملک روس کی مقتدر ترین جماعت یعنے بولشویکی حکومت نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کوئی عورت کسی خاص شخص کی ملک نہیں۔ بلکہ ہر عورت وقف عام ہے اس پر عمل بھی شروع کرا دیا گیا ہے اور چند باعصمت عورتوں کو تعمیل نہ کرنے پر کوڑے پٹوائے گئے ہیں دنیا میں اس وقت سچی اصلاح کی خواہش و کوشش کے دو رخ بدوش بدریت و حیوانیت بلکہ خنزیریت کے دنیا کو فنا

دو برباد کرنے کی بھی کوشش ہو رہی ہے۔ بولشویک صرف روس ہی میں زہر پھیلانے اور یوروپ کے دیگر ممالک کو متاثر کرنے کی کوششوں پر اکتفا نہ کر کے چین۔ ایران۔ ہندوستان اور باقی ایشیا میں بھی اس فتنہ کو پہنچانے اور وہاں نظام متمدنہ کو تہ و بالا کرنے کے لئے بغاوتیں کرانیکی نیت سے گماشتے اور روپیہ بھیجنے کا تہیہ کر رہے ہیں۔ خداوند عالمیان مخلوق کو اس قہر و بلا سے اپنے حفظ و امان میں رکھے۔ آمین (وطن)

مسلمانوں کے اندر خدمتگذاری کا جوش

مکرم لالہ ہنسراج صاحب اپنے ایک لیکچر میں جو انہوں نے راولپنڈی میں دیا فرماتے ہیں:۔

مسلمانوں کے اندر بھی خدمت کا بھاؤ تھا۔ حضرت ابوبکرؓ خزانہ کی روٹی کھانا حرام سمجھتے تھے۔ ساری سلطنت کا انتظام کرتے تھے مگر اپنی روٹی کے لئے آوا پر اینٹیں تھاپ کر اسپر گذارہ کرتے تھے۔ فارس کے بادشاہ کا ایلچی ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ کے پاس آیا۔ ایلچی لباس فاخرہ پہنے ہوئے تھا۔ اس کو چٹائی پر بٹھا دیا گیا اتنے میں حضرت آئے اور ہاتھ گارے سے بھرے ہوئے تھے۔ ہاتھ دھو کر نماز پڑھی اور وہاں آئے۔ ایلچی سے پوچھا کہ کیا کام ہے؟ ایلچی نے بتانے سے انکار کر دیا۔ اور کہا کہ میں حضرت ابوبکرؓ سے ملنا چاہتا ہوں انہی سے کام بتاؤنگا۔ حضرت نے کہا میں ہی وہ آدمی ہوں۔ ایلچی حیران رہ گیا کہ جسکی تلوار کے سامنے لوگ کانپ اٹھتے ہیں وہ حضرت یہی ہیں۔ حضرت عمر بھی اسی قسم کے تھے۔ حضرت عمر نے دمشق فتح کیا تو ایک نوکر کے ساتھ اونٹ پر جا رہے تھے راستے میں نوکر سے کہا کہ ہم باری باری اونٹ پر چڑھیں چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ جب وہ دمشق کے قریب پہنچے۔ اسوقت اونٹ پر چڑھنے کی باری نوکر کی تھی۔ نوکر نے کہا کہ حضرت اب آپ ہی چڑھیں کیونکہ دمشق آگیا ہے۔ حضرت نے انکار کر دیا۔ چنانچہ دمشق میں داخل ہوئے تو حضرت پیدل تھے اور نوکر اونٹ پر۔ حضرت عثمان کی زندگی بھی ایسی ہی تھی۔

سیوا کے بغیر کوئی ترقی نہیں کر سکتا۔

میں یہ نوید کرنا چاہتا ہوں کہ جب تک خدمت کا بھاؤ نہو کوئی انسان یا کوئی سوسائٹی ترقی کر نہیں سکتی۔ جہاں خدمت۔ خدمت کرنیوالے کو بڑا کرتی ہے وہاں سوسائٹی کو بھی اونچا کرتی ہے اس کے بغیر سوسائٹی برباد ہو جاتی ہے ✣ مسلمانوں غور کرو۔ ایک غیر مذہب والا

آپ کے بزرگوں کے متعلق کیا خیال رکھتا ہے کیا آپ بھی ان مبارک صفات کے وارث ہیں؟ اس کا جواب اپنے دلوں سے لو۔

عیسائی کیا کر رہے ہیں

کلکتہ کا عیسائی اخبار انڈین وٹنس لکھتا ہے کہ "ضلع کانپور کی تحصیل بلہور سے ریورینڈ گارڈنر کام کی نہایت دل خوش کن رپورٹ بھیجتے ہیں۔ اس ایک تحصیل میں پچاس ہزار چمار ہیں۔ اور اسوقت وہ عیسائی مذہب کیطرف بہت جھکے ہوئے ہیں۔ ان میں جو بہائیں ہم نے کیں ہیں۔ ان میں سے ایک میں اُن کا چوہدری تھا جس کی مٹھی میں ۵۰۰ چمار ہیں۔ اُس نے کہا "آپ جو کچھ ہمیں بتاتے ہیں یہ نہایت قیمتی چیزیں ہیں ہم سب سُننی چاہتے ہیں۔"

عیسائی لوگوں کو ہندوستان کی ان ادنیٰ اقوام میں بہت کامیابی ہوئی ہے عیسائیوں کو دیکھا دیکھی دھلی وغیرہ کے گرد و نواح میں اب آریہ لوگوں نے بھی ادنیٰ اقوام میں کام شروع کر دیا ہے کیا یہ دیکھ کر بھی مسلمانوں کو ہوش نہ آئیگی۔ حالانکہ یہ ادنیٰ اقوام مسلمانوں کا حصہ تھا کیونکہ یہ لوگ اس سلوک سے تنگ آچکے ہیں جو آجتک ہندو دھرم انکے ساتھ روا رکھتا چلا آیا ہے یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے ساتھ انسانوں جیسا سلوک کیا جائے اور ہمیں کوئی مساوات دے مذاہب عالم میں ایک اسلام ہی ہے جو اپنے میں شامل کر لینے کے بعد نووارد کو اپنے گوشت کا پوست سمجھتا ہے اور اُسے مساوات دیتا ہے مگر افسوس کہ جب مسلمان اوروں کے سامنے اپنے مذہب کی خوبیوں کو ظاہر ہی نہ کریں تو کسی دوسرے کو کس طرح معلوم ہو سکتا ہے کہ اس مذہب میں یہ خوبیاں ہیں بند صندوق میں ہیروں کی چمک کس طرح ظاہر ہو۔ خدا کرے مسلمان اپنے فرض کو پہچانیں۔

اسلامی اصولوں کی فتح

آریہ پتر کا لاہور اپنے ۲۵ جنوری کے اشو میں لکھتا ہے کہ کوٹ چھٹہ میں انفلوئنزا کے کارن ودھواؤں کی بڑھتی ہوئی تعداد سے مجبور ہو کے ودھوا وواہ کا رواج ترقی کر رہا ہے چنانچہ کوٹ چھٹہ میں ایک درجن ودھوا وواہ ہو چکے ہیں۔ جن میں کاریہ کرنے والے پورانک پنڈت ہی تھے یہ زمانہ کی زبردست لہر کا نتیجہ ہے۔

مگر یہ آریہ سماج کی کوئی خوبی نہیں ہے کیونکہ آریہ سماج کے ہاں تو نکاح ثانی کی بجائے نیوگ کو ترجیح ہے۔ ہاں یہ اسلام کی خوبی ضرور ہے جو نکاح ثانی کے لئے ہدایت فرماتا ہے بیشک وہ وقت قریب آرہا ہے جبکہ اسلام کے اصولوں کے سامنے یکے بعد دیگرے لوگوں کو سر تسلیم خم کرنا پڑے گا۔ کیا امریکہ میں یکدم شراب کا موقوف کیا جانا یہ اسلامی سچائی کی ایک صریح دلیل نہیں ہے۔

عالمگیر دھرم کونسا ہے اسلام یا ویدک دھرم

آریہ پتر کا اپنے یکم فروری کے اشو میں لکھتا ہے کہ ہمارے سامنے اس وقت ۱۷ جنوری ۱۹۱۹ء کا نور پڑا ہے جس میں ایڈیٹر صاحب نے اپنی دانست میں اسلام اور ویدک دھرم کے باہمی مقابلہ میں اسلام کو عالمگیر ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ ستیارتھ پرکاش میں لکھا ہے کہ:-

"جو بے رورعایت و انصاف کا رویہ سے موصوف ایشور کے احکام ویدوں کے خلاف نہیں ہیں۔ وہ دھرم اور جو احکام ویدوں کے خلاف ہیں اسے ادھرم کہتے ہیں"

"ادھرمی خواہ سب سے بڑھ کر صاحب وسیلہ۔ نہایت طاقتور اور صاحب لیاقت بھی ہو تو بھی اسکی بربادی۔ تنزل و تخریب میں لگا رہے۔ یعنی جہاں تک ہو سکے۔ وہاں تک انکی طاقت گھٹائے۔"

یہ حوالے دیکر آپ نے یہ نتیجہ نکالا ہے۔ کہ:-

کیا آریہ سماج سے الگ رہتے ہوئے انسان کو یہ تعلیم آریہ دھرم کیطرف مائل کر سکتی ہے کہ وہ آریہ دھرم میں داخل ہو سکے۔ کیونکہ جن لوگوں کو آدھرمی کہا گیا۔ اور پھر ادھرمی کہنے کے بعد ان کے ساتھ ایسے سلوکوں کو روا رکھ کر کسی انسان کو ہم اپنے قریب یا نزدیک نہیں لا سکتے۔ البتہ فاصلہ، وردوری و بُعد کیطرف ضرور رہنمائی کرینگے۔

ہم حیران ہیں کہ جو شخص اتنا بھی سمجھنے کی قابلیت نہیں رکھتا کہ ستیارتھ پرکاش کے مذکور بالا پہلے حوالہ کا مفصد کیا ہے وہ اسلام یا ویدک دھرم کے عالمگیر ہونے کے سوال کو حل کرنے کی کس طرح جرأت کرتا۔ لیکن نہیں اس کے دماغ میں اسلام کی وہ تعلیم جو کافروں کو مارنے اور تباہ کرنے کے متعلق ہے۔ پھر رہی۔ اور وہ اس بات کو جاننے سے قاصر ہے کہ "ویدوں کے احکام کے خلاف" اس فقرے کے معنی کس قدر وسیع ہیں۔ لہذا ہم ایک لفظ میں اسے بتائے دیتے ہیں۔ کہ وہ شخص جو ستیہ بولتا ہے۔ شدھ آچاری ہے پرماتما کو اپنے آتما میں محسوس کرتا ہے۔ ویدوں کا عامل ہے خواہ وہ کسی بھی ملک میں پیدا ہوا ہے۔ وہ دھرماتما ہے۔"

نور ایڈیٹر صاحب آریہ پتر کا نے جو مذکورہ بالا سطور میں سخت کلامی سے کام لیا ہے ہم اسے محض خدا کے لئے معاف کرتے ہیں۔ ہاں صرف اس قدر دریافت کرتے ہیں کہ کیا کوئی شخص ویدوں کے پڑھے بغیر بھی اس کا عامل ہو سکتا ہے اگر ہو سکتا ہے تو پھر ویدوں کی ضرورت کیا۔ اور اگر نہیں ہو سکتا تو پھر ہمارا اعتراض جوں کا توں قائم رہا۔

شدید قحط

کوئی ایک چیز ہو تو انسان کہے جس چیز کی طرف دیکھو تولوں۔ ماشوں کے کنڈوں پر تل رہی ہے۔ چھ سات روپے کا بھوسہ۔ پندرہ بیس روپے کی کنک۔ ڈیڑھ پونے دو سو روپے کا گھی۔ سو روپے کی سُرخ مرچیں اور تقریباً سو ہی روپے کی روئی ایک جوان آدمی ایک دفعہ بآسانی اُٹھا کر لے جا سکتا ہے۔ العظمۃ للہ۔

ہمارے خیال میں اتنا سخت قحط تو اس زمانہ میں بھی نہیں پڑا ہوگا۔ جسکی نسبت ملیل مشیرازی نے لکھا ہے کہ

چناں قحط سالے شد اندر دمشق
کہ یاراں فراموش کردند عشق

اب تو بارش بھی ہو گئی۔ خدا کرے اب جنگ و دشوں کے دل میں ترس آجائے۔ گورنمنٹ انسداد قحط کے لئے کوشاں ہے مگر ضرورت ہے کہ جب تک قحط دور نہیں ہوتا گورنمنٹ ملازمین کی تنخواہ میں اتنا اضافہ کر دے کہ جو گرانی کے تناسب کو بخوبی پورا کر سکے۔

اسلام ایک ہندو کی نظر میں

بعض متعصب لوگوں نے

خواہ مخواہ پیروان اسلام پر تعصب کا الزام لگایا ہے مگر امر واقعہ یہ ہے کہ مسلمانوں نے ہمیشہ بے تعصبی کو روا رکھا ہے مسلمانوں کے عہد حکومت میں مسلموں اور غیر مسلموں کو یکساں آزادی حاصل رہی ہے مسلمانوں پر جو بعض متعصب لوگ غیر مسلموں کے جزیہ کا الزام لگاتے ہیں۔ اگر وہ نظر غور سے دیکھیں تو اسکے عوض میں جو غیر مسلموں کے جان و مال کی حفاظت کی جاتی تھی اور انھیں ملٹری فرائض سے سبکدوش کیا جاتا تھا اسکے مقابلہ میں جزیہ کی حقیر سی رقم کچھ حقیقت

KHILAFAT LIBRARY

نہیں رکھتی تھی۔ مسٹر چونی لعل انند ایم اے ایل ایل بی۔ جو ہندو قوم کے درخشندہ گوہر ہیں۔ انھوں نے گذشتہ ۱۸ جنوری کو مارٹن ھسٹاریکل سوسائٹی کے زیر اہتمام مغلوں کے ماتحت مذہبی تشدد کی کہانی پر ایک فاضلانہ لیکچر دیا۔ جو ان متعصب لوگوں کی آنکھوں کو روشن کرنے کے لئے میرے کا سرمہ ہے جو آئے دن اسلام اور پیروان اسلام پر واہی تباہی اور اناپ شناپ الزام لگاتے رہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ایسے وقت میں جبکہ مذہبی بیچاریوں کو ہندوستان کے قومی دل پر پورا قبضہ حاصل ہو چکا تھا۔ اور دیش اور شودر ایک شوشل اور پولیٹکل غلامی کی پوزیشن کو پہنچ چکے تھے۔ عرب میں اپنے دیسی رؤسا کو تمام مسلمانوں کی اخوت کا سبق سکھانے کے لئے ایک پیغمبر پیدا ہوا۔ انسانی کانوں کے لئے یہ ایک نیا مذہب تھا۔ یہ ایک ایسا مذہب تھا جو دنیا کی تاریخ میں لاثانی تھا۔ اور یہودیوں۔ عیسائیوں ہندوؤں اور ایرانیوں اور یونانیوں۔ رومن لوگوں غرضیکہ سب کیلئے یکساں طور پر حیرت انگیز تھا۔ عربی مدبر نے کہا کہ "دیکھو اپنے غلاموں کو ویسی ہی خوراک دو جیسی کہ تم آپ کھاتے ہو۔ وہی کچھ پہننے کو دو جو تم آپ پہنتے ہو اور اگر وہ کوئی قصور کریں تو ان سے الگ ہو جاؤ کیونکہ وہ خداوند کے غلام ہیں اور ان کے ساتھ سختی سے پیش نہیں آنا چاہیئے۔ اے لوگو! میرے الفاظ کو سنو! اور انھیں سمجھو! جانو کہ تمام مسلمان آپس میں بھائی ہیں۔ تم سب ایک برادری ہو" اسی طرح عربی پیغمبر نے غلاموں کو اور مذہبی اور پولیٹکل ظلم کے تختہ مشق بدقسمت آدمیوں کو اپنا آزادی کا پیغام دیا۔ اور ایک ایسی زبردست قوم تیار کی جو اپنے زبردست انتظام کی وجہ سے سندھ سے جبل الطارق تک تمام دنیا پر اپنا اثر ڈالنے والی تھی۔ مدینہ میں اپنی نئی سلطنت کی بنیاد کو مضبوط کرنے کے لئے حضرت محمد صاحب نے اپنی یہودی اور عیسائی رعایا کے نام پروانہ آزادی جاری فرمایا "سپرٹ آف اسلام" کا مصنف رقمطراز ہے کہ اس کے ذریعہ رسول اللہؐ نے عیسائیوں کو ایسی مراعات عطا کیں جو انھیں اپنے مذہب کے بادشاہوں کے ماتحت بھی حاصل نہ تھیں۔ اور اعلان فرمایا کہ اگر کوئی مسلمان ان احکامات کی خلاف ورزی کرے گا۔ اسے خدا کے حکم کی خلاف ورزی کرنے والا اور اپنے مذہب کی تحقیر کرنے والا تصور کیا جائے گا۔ آپ نے خود بھی وعدہ کیا۔ نیز اپنے پیروؤں کو حکم دیا کہ وہ عیسائیوں کو پناہ دیں اور ان کے گرجوں اور پادریوں کے مکانات کی حفاظت کریں اور انھیں تمام نقصانات سے بچائیں۔ نیز یہ بھی حکم دیا گیا کہ ان پر ناواجب ٹیکس نہ لگائے جائیں۔ کسی بشپ کو بشپ خانہ سے نہ نکالا جائے کسی عیسائی کو اپنا مذہب چھوڑنے پر مجبور نہ کیا جائے۔ نہ ہی کسی راہب کو اسکی خانقاہ سے نکالا جائے۔ کسی حاجی کو حج سے نہ روکا جائے۔ اور نہ ہی مسجدیں اور مسلمانوں کے مکانات تعمیر کرنے کی غرض سے عیسائیوں کے گرجوں کو مسمار کیا جائے جو عیسائی عورتیں مسلمانوں سے شادی کر لیں انھیں اپنے مذہب پر قائم رہنے دیا جائے۔ اور مذہب کے معاملہ میں ان پر کسی قسم کا جبر یا تشدد روا نہ رکھا جائے۔ اگر عیسائیوں کو اپنے گرجوں یا خانقاہوں کی مرمت کی ضرورت ہو یا ان کے مذہب کے متعلق کسی دیگر معاملہ میں امداد کی ضرورت ہو تو مسلمانوں کو انھیں مدد دینی چاہیئے۔ اگر مسلمان بیرونجات کے عیسائیوں کے ساتھ لڑائی میں مصروف ہوں تو مسلمانوں میں رہنے والے کسی عیسائی کو اسکے مذہب کی بنا پر حقارت کی نظر سے نہ دیکھنا چاہیئے۔ نہ انکے ساتھ بدسلوکی کرنی چاہیئے یہ عربوں کے ذریعہ ہی تھا کہ سب سے پہلے ہندوستان کا اسلام کی لہر کے ساتھ تعلق قائم ہوا۔ عربی جرنیل قاسم نے ملک گیری کے لئے صوبہ سندھ پر حملہ کیا اور اسے فتح کر لیا۔ قاسم سندھ میں زیادہ نہیں رہا۔ کیونکہ اسے ۷۱۵ء حملہ سندھ کے تین سال بعد واپس بلا لیا گیا تھا۔ لیکن نیا صوبہ مختلف حالتوں میں سے گذرتا ہوا ۱۱۸۶ء تک عربی سلطنت کے ساتھ ملحق رہا دیگر جگہ کی طرح ہندوستان میں بھی عربی مہمیں در اصل توسیع سلطنت کے ارادے سے کی گئی تھیں۔ اور اس لئے ان میں رعایا اقوام پر کوئی مذہبی جبر و تشدد نہیں کیا جاتا تھا۔ اپنے دیگر ہم وطن آدمیوں کی طرح قاسم کافروں کو جہنم رسید کرنے کی پالیسی پر یقین نہیں کرتا تھا۔ وہ ہندوؤں کی سوشل اور مذہبی رسومات و اعتقادات کی عزت کرتا تھا۔ اگرچہ اس نے پیغمبر کے قوانین کے مطابق ان پر جزیہ لگا دیا تھا۔ ہندوؤں کو قانون کی ویسی ہی پناہ حاصل تھی جیسی کہ مسلمانوں کو تھی۔ ان کی شوشل اور مذہبی انسٹی ٹیوشنوں میں کوئی مداخلت نہیں کی جاتی تھی وہ اپنے بتوں کی پرستش کرتے تھے۔ اور ان کے ایما پر ان کے ذات پات کے قواعد کو بھی قواعد کا درجہ دیا گیا تھا۔ قاسم بت شکن نہ تھا۔ نہ ہی اس کے بعد آنے والے امیروں میں سے کوئی تھا۔ توسیع سلطنت کے ساتھ ساتھ ہندوؤں کے لئے تمام سرکاری دفاتر کھول دیئے گئے تھے۔ برہمنوں کو مالگذاری اور کلکٹری کے کاموں پر متعین کیا گیا تھا۔ اور قاسم نے وزارت کا اعلےٰ ترین عہدہ اپنے وقت کے ایک مشہور ہندو فلاسفر مسمی کاکسا کو عطا کیا تھا۔ عربوں کے ماتحت سندھ مذہبی آزادی کی سرزمین تھی تاریخ میں بہت کم ایسی مثالیں ملتی ہیں جن میں رعایا کے نیچ کے اعتقادات میں مداخلت کی گئی ہو۔ اور عیسائی مورخین نے اس امر کے متعلق بھی بات کا بتنگڑ بنانے کے دریغ نہیں کیا۔ امیروں کی سول اور فوجی عہدوں کو خواہ وہ کتنے ہی اعلےٰ کیوں نہوں صرف اپنے ہم مذہب آدمیوں کے لئے مخصوص نہ کرنے کی فراخ دلانہ پالیسی کو انہوں نے عربوں کی اپنی نا قابلیت سے تعبیر کیا ہے "تاریخ ہند اس کے اپنے مورخوں کی بتلائی ہوئی" کا مصنف لکھتا ہے کہ: "بلاشبہ جہاں کہیں ہم ان مذہبی دیوانوں کے نقش قدم پر جاتے ہیں۔ ہم انھیں پبلک ریکونوں کے اوّل اصولوں سے ناواقف اور اپنے رتبہ کی ضروریات سے مجبور ہو کر اپنے صوبجات کے صیغہ مال اور حساب کتاب کے انتظام کے لئے دیسی باشندوں کی امداد پر بھروسہ کرنے پر مجبور پاتے ہیں۔" یہی مصنف پھر ایک جگہ لکھتا ہے کہ: "دیسی افسروں کی تقرری ضرورت کی وجہ سے تھی۔ نہ کہ کسی پسند کی وجہ سے" یہ نکتہ چینی نہ صرف غیر منصفانہ بلکہ بیہودہ ہے۔ سرکاری دفاتر کو رعایا کی تمام جماعتوں کے لئے کھلا رکھنے کی پالیسی ضرورت کی وجہ سے نہ تھی۔ بلکہ مسلم گورنمنٹوں کا ایک عالمگیر خاصہ تھی۔ اس معاملہ میں کسی عیسائی گورنمنٹ اور غیر مسلم گورنمنٹ نے خواہ وہ قدیم ہو یا جدید کبھی انکی برابری نہیں کی۔"

مذاہب کی پارلیمنٹ قائم کرنے کی تجویز

حال میں سری حضور مہاراجہ صاحب دربھنگہ نے ایک مستقل مذہبی پارلیمنٹ کی سکیم شائع کی ہے جو بنارس میں قائم کی جائیگی اسکے ساتھ مندرجہ ذیل انسٹی ٹیوشن ملحق ہونگے (۱) بڑا سا ہال جو ہندوؤں سکھوں برہم سماجیوں۔ آریہ سماجیوں۔ مسلمانوں۔ عیسائیوں جینیوں بدھوں۔ پارسیوں اور یہودیوں وغیرہ کے جلسوں کے لئے کام دے گا۔ (۲) ایک لائبریری جسمیں ہر ایک مذہب کی مقدس کتابیں اور ہر ایک فرقہ کے متعلق فلسفہ کی مختلف کتابیں رکھی جائینگی۔ (۳) مختلف مذاہب کے پیروؤں کے لئے مختلف عبادت گاہیں۔ مثلاً ہندوؤں کے لئے مندر مسلمانوں کے لئے مسجدیں اور عیسائیوں کے لئے گرجے (۴) پجاریوں اور اپدیشکوں وغیرہ کے لئے آشرم

(۵) مختلف مذاہب اور فلسفہ کا مقابلہ وار مطالعہ کرنے والوں کی رہائش کے لئے کمرے (۶) دفتر اور نوکروں کے لئے کوارٹر۔ اگر اس سکیم کو عملی جامہ پہنایا گیا تو امید ہے کہ اس سے ہندوستان کے مختلف مذاہب اور قوموں کے لوگوں میں اتفاق اور اتحاد پیدا ہونے میں بہت مدد ملے گی ؛

پنجاب میں غرباء کیلئے سستا کپڑا

کپڑے کا نرخ دوبارہ گراں ہو جانے پر آخر کار گورنمنٹ نے غریبوں کے لئے سستے کپڑے کی بہم رسانی کا انتظام شروع کر دیا ہے۔ چنانچہ کارخانوں کے تیار کئے ہوئے مال میں سے بقدر ۵ فیصدی کپڑا غرباء کے ہاتھ ارزاں فروخت کرنے کے لئے حاصل کیا جائے گا۔ گورنمنٹ پنجاب نے اپنے صوبہ کے لئے ۲۲۰۰ گانٹھیں کپڑے کی منگائی ہیں جس کا نرخ معہ کرایہ ریل ۵ روپیہ فی گز ہوگا اسی طرح صوبجات متحدہ اور بہار اڑیسہ میں ارزاں کپڑا بہم پہنچایا گیا ہے ؛

KHILAFAT LIBRARY

شدید گرانی ۱۸۷۷ء سے لیکر ۱۹۱۹ء تک کا مقابلہ

محکمہ ریل کے ایک برانچ کے ملازمین نے گورنمنٹ گزٹ کے شائع کردہ اعداد شمار کے مطابق تیار کر کے اپنی عرضداشت کے ساتھ پیش کیا ہے

سال	گندم	چاول	گھی	لکڑی
۱۸۷۷ء	۲۹ سیر	۱۶ سیر	۲ سیر	۲ من ۳۰ سیر
۱۸۸۵ء	۲۳ ″	۱۲ ″	۳ سیر ۶ چھٹانک	۲ من ۱۰ سیر
۱۹۰۲ء	۱۵ سیر ۱۵ چھٹانک	۸ سیر ۲ چھٹانک	۳ سیر	۱ من ۳۹ ″
۱۹۰۸ء	۲ ″ ۱۰ ″	۲ ″ ۵ ″	۱۴ چھٹانک	۱ ″ ۱۳ ″
۱۹۱۳ء	۱ ″ ۷ ″	۳ ″ ۹ ″	۱۰½ ″	۱ ″ ۱۰ ″
۱۹۱۷ء	۸ ″ ۸ ″	۳ ″ ۹ ″	۱۰ ″	۳۵ سیر
موجودہ	۵ ″ ۸ ″	۳ سیر	۷½ ″	۳۲ ″

اس کے علاوہ کپڑا مٹی کا تیل اور دیگر اشیاء ضروریہ کا اندازہ حسب ذیل نقشہ سے ملاحظہ کیجئے

نام مصارف	تخمینہ اخراجات ۱۸۷۷ء	موجودہ اخراجات
آٹا ۲ من چاول ۹ سیر	۴ روپے	۲۳ روپے
نوکر (ایک)	۴ ″	۱۵ ″
کرایہ مکان	۳ روپے	۱۵ روپے
دودھ و دہی ۳/۲ سیر روزانہ	۲ ″	۱۳ ″
سبزی اور دیگر اشیائے خوردنی	۳ ″	۱۲ ″
جلانے کی لکڑی	۱ روپیہ ۸ آنہ	۸ ″
گھی	۳ ″	۱۲ ″
کپڑا	۵ ″	۱۶ ″
ایک بچہ کے تعلیمی اخراجات	۲ ″	۹ ″
روشنی	۸ آنے	۳ ″
حجام اور خاکروب	۱ روپیہ	۸ ″
ادویات	۱ ″	۸ ″
میزان	۳۰ روپے	۱۴۷ روپے

اس ہوشربا تفریق سے کس انسان کے حواس قائم رہ سکتے ہیں کہاں ۳۰ اور کہاں ۱۴۷ گویا پانچ گنا فرق۔ مگر تنخواہوں کا معیار وہی ۱۸۷۷ء کا ہے ضرورت ہے کہ اس نسبت سے ملازمین کی تنخواہوں میں بھی اضافہ کیا جائے ؛

تلاش رشتہ

ایک احمدی دوست جو ایک سو روپیہ ماہوار مستقل آمدن رکھتے ہیں صاحب جائداد متقی پرہیزگار۔ نکاح ثانی کے خواہشمند ہیں۔ خط و کتابت بعزت نور قادیان ہو ؛

نہایت ہی مفید مذہبی کتابیں

سوانحعمری باوا نانک رح

اس کتاب میں نہایت ہی وضاحت اور صراحت سے اس امر کو ظاہر کر دیا گیا ہے کہ حضرت باوا نانک رح راسخ الاعتقاد مسلمان اور ولی اللہ تھے سکھ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے اور سکھ صاحبان میں تبلیغ کے واسطے اس سے بہتر اور کوئی کتاب نہیں ملے گی قیمت مجلد ۱۴ر غیر جلد ۱۲ر ؛

فتح مبین

ایڈیٹر نور کا ایک زبردست آریہ پنڈت سے مباحثہ جس میں آریہ پنڈت کو اپنے منہ سے اپنی شکست فاش کا اعتراف کرنا پڑا اور سکھ صاحبان نے بھی گواہی دی۔ آریہ مذہب سے واقفیت حاصل کرنے کے لئے نہایت ہی مفید کتاب ہے قیمت صرف ۴ر ؛

گورو کی بانی

ایک ایم اے پروفیسر کے جواب میں کہ باوا صاحب ہندو مذہب سے دور اور اسلامی نور سے بھرپور ہیں۔ اسکی خوبی اس سے ظاہر ہے کہ ہندوستان کے ۳۰ پوزیشن کے اخبارات نے خاکسار ایڈیٹر نور کے حق میں گواہی دی۔ قیمت صرف ۴ر ؛

قدیم ہندوستان کی روحانی تعلیم

یہ وہ معرکۃ الآراء کتاب ہے کہ جسپر ہندوستان کے ۸ چوٹی کے اخبارات نے نہایت ہی عمدہ ریویوز کئے اور حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے فرمایا کہ یہ کتاب مجھے اسقدر پسند آئی ہے کہ جب تک شروع سے بیکر آخر تک پڑھ نہیں لیا مجھے چین نہیں آیا بھلا اس سے بڑھ کر اور کیا گواہی ہو سکتی ہے صرف چند کاپیاں باقی ہیں۔ قیمت ۸ر ؛

کفارہ

یہ مسیحی صاحبان کا ایک بنیادی مسئلہ ہے اسپر حضرت مفتی محمد صادق صاحب نے کفارہ نامی معرکۃ الآراء رسالہ لکھا ہے کہ از روئے منقولی اور معقولی عقیدہ کفارہ غلط ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح اول رض نے اس رسالہ کو بہت پسند فرمایا ہمارے پاس اسکی چند کاپیاں ہیں قیمت صرف ۳ر

نیر اسلام

ایک نومسلم عیسائی کی تصنیف ہے جس میں اس نے اپنے قبول اسلام کے وجوہات اور مسیحی مذہب پر اسلام کی فضیلت اور برتری دکھلائی گئی ہے قیمت ۵

بھارت برکش

آریہ مذہب کے متعلق نہایت ہی مفید کتاب ہے سچ ہے کہ مصنف نے دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے قیمت ۸ر

فتح یزدان

ایک دہریہ کے جواب میں نہایت ہی مفید اور معرکۃ الآراء کتاب ہے دلچسپ نکاتہ سے لبریز ہے قیمت ۶ر ؛

تدبیر

تدبیر اور تقدیر پر نہایت ہی معرکۃ الآراء مکالمہ ہے اس نازک مسئلہ پر اسقدر نازک خیالی سے کام لیا گیا ہے کہ بے اختیار واہ وا کا لفظ منہ سے نکل جاتا ہے قیمت صرف ۶ر

دھرم کسوٹی

مشہور و معروف آریہ سوامی دیانند کے اسلام پر چودہ سوالوں کے مکمل اور مفصل جوابات پڑھنے کے قابل قیمت ۱ر ؛

اقیموا الصلوٰۃ

نماز کی حقیقت پر ایک سکھ نومسلم کی تصنیف خصوصیت سے قابل دید قیمت ۲ر ؛

حضرت مسیح کی آمد ثانی

ایک عیسائی نومسلم کی قابل دید تصنیف ہے قیمت ۲ر ؛

پیشگوئی بر میانبی

ایک عیسائی نومسلم کی قابل دید تصنیف قیمت ۱ر ؛

ملنے کا پتہ مینجر نور قادیان